JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION ANDCULTURE(JICC)

Volume 08, Issue 01 (2025)

ISSN (Print):2707-689X

ISSN (Online) 2707-6903

Issue: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/18

URL:https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/250

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.19055224

Title The Investigative Analysis of Muftis Seevices in Crime (Robbery / Dacoity،Alcohol consumption / Drinking alcohol،Drugs / Narcotic(Prevention in special reference in Khyber Pakhtunkhwa

Author (s): Dr.Muhammad Ayaz,
Dr. Syed Naeem Badshah ,*Zaheer Ud Din*

Received on: 15 Jan, 2025

Accepted on: 15 March, 2025

Published on : 25 June 2025

Citation: Dr.Muhammad Ayaz,Dr. Syed Naeem Badshah *Zaheer Ud Din*,“ The Investigative Analysis of Muftis Seevices in Crime (Robbery / Dacoity،Alcohol consumption / Drinking alcohol،Drugs / Narcotic(Prevention in special reference in Khyber Pakhtunkhwa” JICC:8 no,1 (2025):85-116

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

خیبر پختونخوا میں جرائم(ڈاکہ، شراب نوشی، منشیات) کی روک تھام میں مفتیان کرام کی خدمات کا تحقیقی تجزیہ

The Investigative Analysis of Muftis Seevices in Crime (Robbery / Dacoity،Alcohol consumption/Drinking alcohol،Drugs/Narcotic) Prevention in special reference in Khyber Pakhtunkhwa

*Dr.Muhammad Ayaz
**Dr.Syed Naeem Badshah
*** Zaheer Ud Din

Abstract

Islam is a complete code of life that provides guidance for all aspects of human existence, including individual, social, moral, political, and legal dimensions. In Islamic teachings, peace, justice, equality, and goodwill are regarded as fundamental values. The prevention of crime and the establishment of justice and fairness in society are among the central objectives of the Islamic system of Sharia.

In an Islamic society, a Mufti holds a highly important and respected role. He not only clarifies the rulings of Sharia but also plays an intellectual and practical role in guiding the public and reforming society. A Mufti's fatwa provides clarity on religious matters and helps people understand the legal and moral boundaries set by Islam. Particularly in societies where both law and religion function as fundamental pillars of social order, the role of Muftis can be highly effective in preventing crime.

Khyber Pakhtunkhwa (formerly known as the North-West Frontier Province) is a province of Pakistan that is highly sensitive in religious, tribal, and cultural terms and strongly connected to traditional values. The people of this region have strong religious inclinations, and at the local level, Muftis, religious scholars, and religious institutions hold significant influence in public life as decision-makers and moral authorities. Their fatwas and reformative statements not only provide religious guidance but also play a significant role in maintaining social discipline and ensuring peace and order in society.

Keywords: *Investigative, Analysis, Muftis, Seevices, Crime,*

*Assistant Professor. Department of Islamic/Pak. Studies , The Agriculture University Peshawar
** Professor. Department of Islamic/Pak. Studies, The Agriculture University Peshawar
*** Army Supply Core (ASC)

1. تمہید (Background and Context)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کے انفرادی، اجتماعی، اخلاقی، سیاسی اور قانونی تمام پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں امن، عدل، مساوات اور خیر خواہی کو بنیادی اقدار کی حیثیت حاصل ہے۔ جرائم کا سدِّباب اور معاشرے میں عدل وانصاف کا قیام، اسلامی نظامِ شریعت کے مرکزی مقاصد میں سے ایک ہے۔

اسلامی معاشرے میں مفتی ایک نہایت اہم اور معتبر کردار کا حامل ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف شریعت کے احکام کی وضاحت کرتا ہے بلکہ عوام کی رہنمائی اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے علمی و عملی کردار ادا کرتا ہے۔ مفتی کا فتویٰ شرعی مسائل میں روشنی فراہم کرتا ہے اور لوگوں کو قانونی و اخلاقی حد بندیوں کا شعور دیتا ہے۔ بالخصوص ایسے معاشروں میں جہاں قانون اور مذہب دونوں سماجی نظم کے بنیادی ستون ہوں، وہاں مفتیانِ کرام کا کردار جرائم کے انسداد میں مؤثر ترین ہو سکتا ہے۔

خیبر پختونخوا (سابقہ صوبہ سرحد) پاکستان کا وہ صوبہ ہے جو مذہبی، قبائلی اور ثقافتی لحاظ سے نہایت حساس اور روایتی اقدار سے وابستہ ہے۔ یہاں کے عوام دینی رجحان رکھتے ہیں اور مقامی سطح پر مفتیانِ کرام، علماء اور دینی ادارے عوامی زندگی میں فیصلہ ساز اور اخلاقی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے فتوے اور اصلاحی بیانات نہ صرف مذہبی رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ سماجی نظم و ضبط اور امن وامان میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

2. تحقیقی پس منظر (Research Background)

گزشتہ دو دہائیوں میں خیبر پختونخوا نے متعدد سماجی، سیاسی اور عسکری چیلنجز کا سامنا کیا۔ دہشت گردی، عسکریت پسندی، انتقامی کارروائیاں اور معاشی عدم استحکام نے صوبے کے امن کو بری طرح متاثر کیا۔ ایسے حالات میں ریاستی اداروں کے ساتھ ساتھ مفتیان کرام نے بھی عوام کی اصلاح، امن کی بحالی اور معاشرتی ہم آہنگی کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

دارالافتاء کے نظام کے تحت جاری فتوے محض مذہبی فیصلے نہیں بلکہ سماجی اور اخلاقی راہنمائی کے سرچشمے ہیں۔ مختلف ادوار میں خیبر پختونخوا کے مفتیانِ کرام نے فتووں اور خطبات کے ذریعے شدت پسندی، فرقہ واریت، غیرت کے نام پر قتل، منشیات، چوری، سود، اور دیگر جرائم کی مذمت کی اور ان کے تدارک کے لیے اصلاحی پیغام عام کیے۔

تحقیق کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی کہ اب تک مفتیانِ کرام کے اس سماجی واصلاحی کردار پر باقاعدہ علمی

تحقیق نہیں ہوئی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور دینی مراکز کے باہمی تعلق اور اشتراک پر بھی اعداد و شمار کی کمی ہے۔ یہی تحقیق اس خلا کو پُر کرنے کی ایک کوشش ہے۔

3. خیبر پختونخوا میں دینی قیادت کا سماجی کردار

خیبر پختونخوا میں مذہب عوامی زندگی کے ہر پہلو میں اثر انداز ہے۔ یہاں کے لوگ مذہبی رہنماؤں کو نہ صرف عقیدت بلکہ عملی رہنمائی کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔ مدارس، مساجد، دارالافتاء اور خانقاہیں نہ صرف عبادت گاہیں بلکہ اصلاحِ معاشرہ کے مراکز ہیں۔

مفتیانِ کرام خطباتِ جمعہ، دروسِ قرآن، دینی لیکچرز، اور فتووں کے ذریعے عوامی شعور کو بیدار کرتے ہیں۔ ان کی تعلیمات سماجی رویّوں پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔ جرائم کی روک تھام کے تناظر میں ان کے کردار کو تین سطحوں پر دیکھا جا سکتا ہے:

تعلیمی سطح: مدارس اور مساجد میں اخلاقی تربیت اور دینی شعور کو فروغ دینا۔

اصلاحی سطح: معاشرتی جرائم کے اسباب پر روشنی ڈالنا اور عوام کو گناہوں اور غیر قانونی اعمال سے باز رکھنا۔

قانونی سطح: شرعی فتووں کے ذریعے جرائم کے شرعی پہلوؤں کی وضاحت کرنا اور لوگوں کو قانونی راہ پر گامزن کرنا۔

4. مسئلے کی نوعیت اور اہمیت (Nature and Significance of the Problem)

جرائم کی روک تھام میں مذہبی قیادت کے کردار پر عالمی سطح پر کئی مطالعات ہوئے ہیں، مگر پاکستانی تناظر میں، خصوصاً خیبر پختونخوا جیسے مذہبی معاشرے میں مفتیانِ کرام کے اثر و رسوخ پر کم توجہ دی گئی ہے۔

یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ: یہ دینی اداروں کے سماجی کردار کو سائنسی اور تحقیقی بنیاد پر واضح کرے گی۔

یہ دیکھے گی کہ مفتیانِ کرام کے اصلاحی فتوے معاشرتی جرائم کو کم کرنے میں کس حد تک مددگار ہیں۔

یہ مذہبی و سرکاری اداروں کے مابین تعاون کے امکانات کو سامنے لائے گی۔

مزید برآں، اس تحقیق کے نتائج پالیسی سازی کے لیے بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، خصوصاً اگر ریاستی سطح پر دینی قیادت کو جرائم کی روک تھام میں شریک کرنے کا کوئی فریم ورک تشکیل دیا جائے۔

5. مفتی اور دارالافتاء کا ادارہ —— ایک تعارف

اسلامی نظام میں **فتویٰ** کو وہ مقام حاصل ہے جو عقل و قانون دونوں کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔ دارالافتاء کا نظام محض دینی مسائل کے حل تک محدود نہیں بلکہ یہ معاشرتی نظم و اخلاقیات کا بھی ضامن ہے۔

خیبر پختونخوا میں دارالافتاء کے مراکز مثلاً دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک)، دارالعلوم زبیریہ (پشاور)، اور دیگر دینی ادارے سماجی سطح پر بڑے اثر رکھتے ہیں۔ ان اداروں سے نکلنے والے فتوے، بیانات اور اجتماعی فیصلے عوامی طرزِ عمل کو متاثر کرتے ہیں۔

مفتیانِ کرام نہ صرف شرعی رہنمائی دیتے ہیں بلکہ مصالحتی کردار (Mediation Role) بھی ادا کرتے ہیں، خاص طور پر قبائلی علاقوں میں جہاں جرگہ کلچر موجود ہے۔ ان کے فیصلوں سے کئی خاندانی اور معاشرتی تنازعات حل ہوتے ہیں، جس سے عدلیہ پر بوجھ بھی کم ہوتا ہے۔

6. موجودہ حالات میں مفتیانِ کرام کا کردار

حالیہ دہائیوں میں جب دہشت گردی، انتہا پسندی، اور اخلاقی انحطاط نے صوبے کے امن کو متاثر کیا، تو مفتیانِ کرام نے اعتدال، رواداری اور صبر کی تعلیمات کو عام کیا۔

انہوں نے اپنے خطبات اور فتاویٰ میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام میں امن، برداشت، عفوودرگزر کی تعلیم دی گئی ہے، اور کسی بھی قسم کا تشدد یا انتقام اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔

ان کی اصلاحی خدمات نے نہ صرف مذہبی طبقے بلکہ عام شہریوں کے رویّوں پر بھی اثر ڈالا۔ بعض علاقوں میں علماء امن کمیٹیاں (Ulama Peace Committees) تشکیل دی گئیں جنہوں نے مقامی سطح پر تنازعات کے حل اور صلح کے فروغ میں مدد دی۔

7. تحقیق کی ضرورت وافادیت (Need and Importance of the Study)

یہ تحقیق درج ذیل پہلوؤں سے علمی و عملی اہمیت رکھتی ہے:

1. **علمی افادیت:** یہ سماجیات، شریعت، اور امن و مطالعات کے طلبہ و محققین کے لیے مواد فراہم کرے گی۔
2. **عملی افادیت::** اس سے یہ مدد ملے گی کہ مذہبی قیادت کو کس طرح ریاستی سطح پر جرائم کی روک تھام کی پالیسیوں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔
3. **سماجی افادیت:**

یہ تحقیق اس امر کی وضاحت کرے گی کہ دینی ادارے معاشرتی نظم، انصاف اور اخلاقیات کے قیام میں کس حد تک معاون ہو سکتے ہیں۔

8. تحقیقی خلا (Research Gap)

اگرچہ مذہب اور قانون کے تعلق پر بہت سا مواد دستیاب ہے، تاہم خیبر پختونخوا میں مفتیانِ کرام کے عملی کردار پر مخصوص تحقیقی کام کی کمی ہے۔ زیادہ تر مطالعات علماء کی دینی حیثیت پر تو ہیں مگر ان کے سماجی اثرات اور جرائم کے انسداد میں کردار پر نہیں۔

یہ تحقیق اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرے گی۔

9. خلاصہ (Conclusion)

خیبر پختونخوا میں مفتیانِ کرام کا کردار محض دینی رہنمائی تک محدود نہیں، بلکہ یہ معاشرتی نظم و امن کا ایک کلیدی عنصر ہے۔ ان کی علمی بصیرت، اخلاقی اثر اور عوامی اعتماد انہیں سماجی اصلاح اور جرائم کے انسداد میں نمایاں بناتے ہیں۔

یہ تحقیق اس کردار کو تحقیقی و تنقیدی انداز میں جانچے گی — کہ کس طرح فتوے، خطبات، اور اخلاقی تربیت ایک امن پسند، منصفانہ، اور مہذب معاشرے کے قیام میں مدد دے سکتی ہیں۔

جرائم — (Crime) ایک تحقیقی و سماجی مطالعہ

جرم ہر دور اور ہر معاشرے کا ایک سنجیدہ سماجی مسئلہ رہا ہے۔ کوئی بھی معاشرہ، خواہ وہ ترقی یافتہ ہو یا مذہبی، جرائم سے مکمل طور پر خالی نہیں رہا۔ اسلام نے جہاں عبادات، اخلاقیات اور معاشرتی تعلقات کا جامع نظام پیش کیا ہے، وہاں جرائم کی روک تھام، عدل و انصاف کے قیام اور تادیبی اقدامات کے لیے بھی واضح اصول متعین کیے ہیں۔

خیبر پختونخوا جیسے مذہبی اور قبائلی معاشرے میں جرائم کا تصور صرف قانونی خلاف ورزی نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی گناہ کے طور پر بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ مذہبی اقدار سے گہری وابستگی رکھتے ہیں، اس لیے مفتیانِ کرام کی رہنمائی اور اصلاحی فتاویٰ جرائم کے سدِّ باب میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2. جرم کی تعریف (Definition of Crime)

لفظ "جرم" عربی زبان کے لفظ جرمؔ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ''خطا''، ''قصور'' یا ''گناہ'' کے ہیں۔ العرب باب ج۔ر۔م، قانونی اصطلاح میں جرم اس عمل کو کہا جاتا ہے جو ریاستی قانون یا سماجی ضابطے کے خلاف ہو اور جس پر سزا یا تادیب مقرر ہو۔

اسلامی نقطۂ نظر سے، جرم محض قانون شکنی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی بھی ہے۔

قرآنِ کریم میں مجرم کے لیے لفظ "مجرمین"، "ظالمین"، "فاسقین" اور "مفسدین فی الارض" جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، جو اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ جرم نہ صرف سماجی نظم کی خلاف ورزی ہے بلکہ الٰہی نظامِ عدل کے منافی عمل بھی ہے۔

3. جرم کی اقسام (Types of Crimes)

اسلامی قانون (فقہ اسلامی) میں جرائم کی تقسیم ان کے اثرات اور سزاؤں کی نوعیت کے اعتبار سے کی جاتی ہے:

1. **حدود کے جرائم:**

یہ وہ جرائم ہیں جن کے لیے قرآن وسنت میں مقررہ سزائیں موجود ہیں، جیسے زنا، چوری، شراب نوشی، قذف، رہزنی وغیرہ۔ ان جرائم کی سزا مقرر اور قطعی ہے۔

2. **قصاص ودیت کے جرائم:**

قتل یا جسمانی نقصان سے متعلق جرائم جن میں قصاص، دیت یا معافی کی گنجائش ہوتی ہے۔

3. **تعزیری جرائم:**

وہ اعمال جن پر قرآن وسنت میں خاص سزا مقرر نہیں، مگر معاشرتی نظم کے تحفظ کے لیے قاضی یا حاکم وقت سزا تجویز کر سکتا ہے۔

4. **اخلاقی وسماجی جرائم:**

مثلاً جھوٹ، غیبت، دھوکہ دہی، وعدہ خلافی، بددیانتی، سود، رشوت وغیرہ — یہ اگرچہ قانونی اعتبار سے بعض اوقات جرم قرار نہیں پاتے، مگر دینی اور اخلاقی لحاظ سے سخت قابلِ مذمت ہیں۔

ہر جرم کے بارے میں تفصیلی احکام نصوص شرعیہ کی روشنی میں۔

درج ذیل جرائم کی سزا مقرر اور قطعی ہے۔

زنا

زنا کی تعریف فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی نے قرآن وسنت کی نصوص کی روشنی میں یہ بیان فرمائی ہے کہ " دار الاسلام میں کسی مکلف یعنی عاقل وبالغ اور قوت گویائی رکھنے والے کا اپنے اختیار سے حشفہ کے بقدر اپنے آلہ تناسل کو کسی قابل شہوت (چاہے فی الحال ہو یا کبھی رہی ہو اور اب بوڑھی ہو چکی ہو) عورت جو اس کی ملک نکاح وغلامی اور اس کے شبہ سے خالی ہو اس کے آگے کی راہ میں داخل کرنا یا مرد کا مذکورہ عورت کو ایسا کرنے کی

قدرت دینا یا ایسی عورت کا اپنے اختیار سے مرد کو اپنے ساتھ ایسا فعل کرنے کی قدرت دینا"۔ یہ موجب حد شرعی زنا کی تعریف ہے۔

غیر شادی شدہ زنا کرنے والے مرد اور عورت کی سزا سو کوڑے ہیں، جبکہ شادی شدہ زنا کرنے والے کی سزا سنگساری کی موت ہے۔

والزنا الموجب للحد (وطء) وهو إدخال قدر حشفة من ذكر (مكلف) خرج الصبي والمعتوه (ناطق) خرج وطء الأخرس ، فلا حد عليه مطلقا للشبهة .وأما الأعمى فيحد للزنا بالإقرار لا بالبرهان شرح وهبانية (طائع في قبل مشتهاة) حالا أو ماضيا خرج المكره والدبر ونحو الصغيرة (خال عن ملكه) أي ملك الواطئ (وشبهته) أي في المحل لا في الفعل ، ذكره ابن الكمال ؛ وزاد الكمال (في دار الإسلام) لأنه لا حد بالزنا في دار الحرب (أو تمكينه من ذلك) بأن استلقى فقعدت على ذكره فإنهما يحدان لوجود التمكين (أو تمكينها) فإن فعلها ليس وطئا بل تمكين فتم التعريف ، وزاد في المحيط : العلم بالتحريم ، فلو لم يعلم لم يحد للشبهة . [1]

ورده في فتح القدير بحرمته في كل ملة .

(قوله الموجب للحد) قيد به ؛ لأن الزنا في اللغة والشرع بمعنى واحد ، وهو وطء الرجل المرأة في القبل في غير الملك وشبهته ، فإن الشرع لم يخص اسم الزنا بما يوجب الحد بل بما هو أعم ، والموجب للحد بعض أنواعه .ولو وطيء جارية ابنه لا يحد للزنا ولا يحد قاذفه بالزنا ، فدل على أن فعله زنا وإن كان لا يحد به ، وتمامه في الفتح .[2]

{وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى:اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔} اِس آیت میں دوسرے گناہ کی حرمت وخباثت کو بیان کیا گیاہے اور وہ ہے، "زنا" اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیاہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل ہیں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں، جس ملک میں زنا کی تعداد میں اضافہ ہو رہاہے وہیں ایڈز پھیلتا جارہا ہے۔ یہ گویا دنیا میں عذابِ الٰہی کی ایک صورت ہے۔

زنا کی مذمت پر اَحادیث زنا کی مذمت پر 5 اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں

(1) حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مرد زنا کرتاہے تو اُس سے ایمان نکل کر سر پر سائبان کی طرح ہو جاتاہے، جب اِس فعل سے جدا ہوتاہے تو اُس کی طرف ایمان لوٹ آتاہے۔ [3]

(2)... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ (1) بوڑھا زانی۔ (2) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (3) تکبر کرنے والا فقیر۔ [4]

(3)... حضرت مقداد بن اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا "زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟" انہوں نے عرض کی: زنا حرام ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے حرام کیا ہے اور وہ قیامت تک حرام رہے گا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے (کے گناہ) سے ہلکا ہے۔ [5]

(4)... حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں زنا سے پیدا ہونے والے بچے عام نہ ہو جائیں گے اور جب ان میں زنا سے پیدا ہونے والے بچے عام ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا فرمادے گا۔ [6]

(5)...ایک طویل حدیث ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" میں نے رات کے وقت دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے مقدس سرزمین کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ، اُس میں آگ جل رہی ہے اور اُس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ تھے ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں [7].

زنا کی عادت سے بچنے کے آسان نسخے:

اس بری عادت سے محفوظ رہنے یا نجات پانے کے آسان نسخے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔ [8]

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا" بے شک عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے کسی حسن و جمال والی عورت کو دیکھا اور وہ اسے پسند آگئی، پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اپنی نگاہوں کو اس سے پھیر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی لذت اسے حاصل ہو گی۔[9]

بدکاری سے بچنے اور اس سے نفرت پیدا کرنے کا ایک طریقہ درج ذیل حدیث میں بھی موجود ہے، اگر اس حدیث پر غور کرتے ہوئے اپنی ذات پر غور کریں تو دل میں اس گناہ سے ضرور نفرت پیدا ہو گی۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں" ایک نوجوان بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ، مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے اور کہنے لگے، ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا" اسے میرے قریب کر دو۔ وہ نوجوان حضورِ اقدس ﷺ کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا۔ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ ﷺ نے اس سے فرمایا" کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری ماں کے ساتھ کوئی ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ خدا کی قسم! میں ہر گز یہ پسند نہیں کرتا۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں کے ساتھ ایسی بری حرکت کرے۔ پھر ارشاد فرمایا" کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری بیٹی کے ساتھ کوئی یہ کام کرے۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میں ہر گز یہ پسند نہیں کرتا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی بیٹی کے ساتھ ایسا قبیح فعل کرے۔ پھر ارشاد فرمایا" کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری بہن کے ساتھ کوئی یہ حرکت کرے۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ خدا کی قسم! میں ہر گز اسے پسند نہیں کرتا۔ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی بہن کے ساتھ ایسے گندے کام میں مشغول ہو۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے پھوپھی اور خالہ کا بھی اسی طرح ذکر کیا اور اس نوجوان نے یونہی جواب دیا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سینے پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر دعا فرمائی" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ" اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک فرما دے اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ فرما دے۔ اس دعا کے بعد وہ نوجوان کبھی زنا کی طرف مائل نہ ہوا۔[10]

چوری

اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں گناہ لازم ہونے کے حق میں تو چوری کی یہی تعریف ہے کہ "مکلف شخص کا دوسرے کا مال چھپا کر، ناحق طریقے سے لے لینا، چاہے نصابِ سرقہ کی مقدار کے برابر ہو یا نہ ہو۔"، لیکن چوری کی شرعی سزا (حدِ سرقہ) جاری ہونے کے لیے چوری کی تعریف میں درج ذیل شرائط وقیود کا اضافہ کیا جاتا ہے:

(1) چور کا مکلف اور صحیح سالم ہونا، یعنی عاقل بالغ بینا ہونا اور بائیں ہاتھ اور دائیں ٹانگ سے اور قوتِ گویائی سے محروم نہ ہونا، لہٰذا نابالغ، مجنون، نابینا، گونگے اور ایسے چور پر حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی جس کا بائیں ہاتھ اور دائیں ٹانگ مفلوج ہو، تاہم مال کا ضمان واجب ہوگا۔

(2) ملکیت ہونا، یعنی چوری شدہ مال کسی فرد یا جماعت کی ذاتی ملکیت ہو، اس میں چرانے والے کی ملکیت نہ ہو اور نہ ہی اس میں اس کی ملکیت کا شبہ ہو، اور نہ ہی چوری شدہ مال ایسی چیزوں پر مشتمل ہو جن میں عوام کے مساوی حقوق ہوں جیسے رفاہِ عام کے ادارے اور ان کی اشیاء۔

چناں چہ اگر کسی شخص نے کوئی ایسی چیز لے لی جس میں اس کی ملکیت یا ملکیت کا شبہ ہو، یا جس میں عوام کے حقوق مساوی ہوں، تو اس پر حدِ سرقہ جاری نہیں کی جائے گی، البتہ حاکم اپنی صوابدید سے تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

(3) مال کا محفوظ ہونا، یعنی چوری شدہ مال کا مقفل مکان یا کسی نگران چوکیدار وغیرہ کے ذریعہ محفوظ ہونا۔ اگر مال کسی جگہ محفوظ نہ ہو اور کوئی شخص اس کو اٹھالے، تو اس پر حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی۔ مثلاً مسجد، عید گاہ، پارک، اسٹیشن، ریل، جہاز وغیرہ عام جگہوں پر رکھے ہوئے مال یا درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اگر کوئی چرالے تو حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی، اسی طرح اگر مال کے محفوظ ہونے میں شبہ ہو جائے تب بھی حد جاری نہیں ہوگی، تاہم تعزیری سزا دی جاسکتی ہے۔

(4) مال کا شرعاً قیمتی ہونا، یعنی ایسا مال چرانا جو شریعت کی نظر میں کچھ قدر وقیمت رکھتا ہو، لہٰذا مسلمان کی شراب چرانے پر حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی۔

(5) چوری شدہ مال ایسا ہو جو ایک سال تک خراب نہ ہوتا ہو، لہٰذا روٹی، گوشت، پھل، سبزیاں اور کھانے کی دیگر اشیاء جو سال بھر تک صحیح نہیں رہ سکتیں، ان کے چرانے پر حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی۔

(6) نصاب کے بقدر ہونا، یعنی چوری شدہ مال حدِ سرقہ کے شرعی نصاب کے برابر ہو، اگر چوری شدہ مال نصاب سے کم ہو تو اس پر حدِ سرقہ جاری نہیں ہوگی۔

اور حدِ سرقہ کے جاری ہونے کے لیے نصاب، علمائے حنفیہؒ کے نزدیک دس درہم ہے، جو دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی بنتی ہے، اور موجودہ اوزان کے بموجب اُس کی مقدار 30 گرام 618 ملی گرام چاندی ہوتی ہے۔

(7) بلا اجازت اٹھانا، یعنی چور نے ایسا مال اٹھایا ہو جسے لینے یا اٹھانے کی اجازت نہ ہو، لہٰذا اگر کسی مال لینے کی یا اٹھا کر استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہو، اور وہ اس کو بالکل لے جائے، تو اس پر بھی حدِ سرقہ جاری نہیں ہو گی، اسی طرح اگر کسی کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہو، خواہ وہ نوکر ہو یا مزدور ہو، یا کوئی دوست یا عزیز ہو، اور وہ گھر سے کوئی چیز اٹھا کر لے جائے، تو ہاتھ کاٹنے کی شرعی سزا نہیں دی جائے گی، نیز اجازت شبہ بھی ہو جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی کی جیب کاٹ لی، یا زیور نقدی وغیرہ چھین لی، یا دھوکہ دے کر لے لی، یا امانت لے کر مکر گیا، تو ان سب صورتوں میں بھی حد جاری نہیں ہو گی، بلکہ ان کو تعزیری سزا دی جائے گی، جو کہ حاکم کی صوابدید پر موقوف ہے۔

(8) چھپا کر لینا، یعنی چوری شدہ مال چھپ کر خفیہ طور پر لیا جائے، لہٰذا اگر کسی کا مال علانیہ لوٹا جائے، تو وہ چوری نہیں، بلکہ ڈاکہ ہے، جس پر چوری کی حد جاری نہیں ہو گی۔

(9) ارادہ ہونا، یعنی چور کا مقصود نصاب کے بقدر مال کو چوری کرنے کا ہی ہو، لہٰذا اگر کسی نے دس درہم کی مقدار سے کم کا کپڑا چرایا اور اُس کو معلوم نہیں تھا کہ کپڑے کے اندر کیا ہے، اس کا مقصد کپڑا چرانا ہی تھا، لیکن کپڑے میں دس درہم کے بقدر کوئی چیز نکل آئی، تو حدِ سرقہ جاری نہ ہو گی۔

جس چوری میں مذکورہ بالا تمام شرائط پائی جائیں گی، اس میں چوری کی شرعی سزا جاری ہو گی، باقی تمام قسموں میں جن میں مذکورہ بالا تمام شرطیں یا کوئی ایک شرط نہ پائی جائے، تو چوری کی شرعی سزا جاری نہیں ہو گی، تاہم مسلمان حاکم اپنی صوابدید سے کوئی تعزیری سزا جاری کر سکتا ہے، اور مالی تاوان بہر حال لازم ہو گا۔

چوری کی شرعی سزا (حدِ سرقہ):

چوری کی شرعی سزا دو قسم پر ہے، ایک کا تعلق چور کی ذات سے ہے، اور دوسری کا تعلق چوری شدہ مال سے ہے۔

پہلی سزا جس کا تعلق چور کی ذات سے ہے، وہ چور کا ہاتھ گٹے پر سے کاٹ دینا ہے۔

اور دوسری سزا جس کا تعلق چوری شدہ مال سے ہے، اس میں تفصیل ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چوری شدہ مال اگر چور کے پاس صحیح سالم حالت میں موجود ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، تو مالک کو وہ مال لوٹایا جائے گا، اور اگر چور نے اس مال میں کوئی تبدیلی کر دی ہے، تو وہ تبدیلی دو حال سے خالی نہیں ہو گی: یا اُس تو چوری شدہ مال میں نقصان کر دیا ہو گا، یا پھر اس میں اضافہ کر دیا ہو گا، اگر نقصان کیا ہے، تو اس صورت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور چوری شدہ مال جس حالت میں ہے اسی حالت میں مالک کو لوٹا دیا جائے گا، نقصان کا تاوان چور سے نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر چور نے مسروقہ مال میں کوئی اضافہ کر دیا ہو، تو اس صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر اضافہ ایسا ہے کہ یہ اضافہ اگر غاصب کرتا تو اس سے اصل مالک کی ملکیت ختم نہ ہوتی، بلکہ غاصب کو وہ مال مالک کو لوٹانا پڑتا، تو چور کو بھی وہ مال اضافے کے باوجود مالک کو لوٹانا پڑے گا، ورنہ بصورتِ دیگر وہ مال مالک کو نہیں لوٹایا جائے گا، بلکہ چور کے حق میں ہاتھ کاٹنے کی سزا ہی کافی شمار ہو گی۔

نیز اگر چوری شدہ مال چور کے پاس موجود نہ ہو، بایں طور کہ وہ ہلاک ہو گیا ہو، یا چور نے خود تلف کر دیا ہو، بہر صورت اگر چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہو جائے، تو پھر وہ ہلاک شدہ مال کا ضامن نہیں ہو گا، لیکن اگر معاملہ مسلم عدالت میں جانے سے پہلے مالک چور سے مال کا تاوان وصول کر لے، تو پھر یہ تاوان کی سزا کافی ہو گی اور چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اردو لغت (تاریخی اُصول پر) میں ہے :

"چوری: (و مج) (الف) امث. کسی جگہ پوشیدہ طور پر داخل ہو کر یا کسی کی آنکھ بچا کر کوئی چیز ہتھیا لینا، چرانے کا عمل، سرقہ [11]

فتاویٰ شامی میں ہے:

"(هي) لغة أخذ الشيء من الغير خفية، وتسمية المسروق سرقة مجاز. وشرعا باعتبار الحرمة أخذه كذلك بغير حق نصابا كان أم لا، وباعتبار القطع (أخذ مكلف) ولو أنثى أو عبدا أو كافرا أو مجنونا حال إفاقته (ناطق بصير) فلا يقطع أخرس لاحتمال نطقه بشبهة، ولا أعمى لجهله بمال غيره (عشرة دراهم) لم يقل مضروبة لما في المغرب: الدراهم اسم للمضروبة (جيادا أو مقدارها) فلا قطع بنقرة وزنها عشرة لا تساوي عشرة مضروبة ولا بدينار قيمته دون عشرة. وتعتبر القيمة

وقت السرقة ووقت القطع ومكانه بتقويم عدلين لهما معرفة بالقيمة، ولا قطع عند اختلاف المقومين ظهيرية (مقصودة) بالأخذ، فلا قطع بثوب قيمته دون عشرة وفيه دينار أو دراهم مصرورة إلا إذا كان وعاء لها عادة تجنيس (ظاهرة الإخراج) فلو ابتلع دينارا في الحرز وخرج لم يقطع، ولا ينتظر تغوطه بل يضمن مثله لأنه استهلكه وهو سبب الضمان للحال (خفية) ابتداء وانتهاء لو الأخذ نهارا، ومنه ما بين العشاءين، وابتداء فقط لو ليلا، وهل العبرة لزعم السارق أو لزعم أحدهما؟ خلاف (من صاحب يد صحيحة) فلا يقطع السارق من السارق فتح (مما لا يتسارع إليه الفساد) كلحم وفواكه مجتبى، ولا بد من كون المسروق متقوما مطلقا، فلا قطع بسرقة خمر مسلم مسلما كان السارق أو ذميا، وكذا الذمي إذا سرق من ذمي خمرا أو خنزيرا أو ميتة لا يقطع لعدم تقومها عندنا ذكره الباقاني (في دار العدل) فلا يقطع بسرقة في دار حرب أو بغي بدائع (من حرز) بمرة واحدة اتحد مالكه أم تعدد (لا شبهة ولا تأويل فيه)[12]

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:

"قال جمهور العلماء: مكان القطع في اليد هو من الكوع أو مفصل الزند (الرسغ)، لما روي أنه عليه السلام قطع يد السارق من مفصل الزند۔[13]

بدائع الصنائع میں ہے:

"وأما حكم السرقة فنقول - وبالله التوفيق -: للسرقة حكمان: أحدهما: يتعلق بالنفس، والآخر: يتعلق بالمال (أما) الذي يتعلق بالنفس فالقطع لقوله سبحانه وتعالى {والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما}؛ ولما روينا من الأخبار، وعليه إجماع الأمة ...والثاني وجوب رد عين المسروق على صاحبه إذا كان قائما بعينه وجملة الكلام فيه: أن المسروق في يد السارق لا يخلو إما أن كان على حاله لم يتغير، وإما أن أحدث السارق فيه حدثا، فإن كان على حاله---ينقطع حق المسروق منه، وإلا فلا، إلا أن في باب الغصب يضمن الغاصب للمالك مثل المغصوب، أو قيمته، وههنا لا يضمن السارق لمانع وهو القطع[14])".

تبیین الحقائق میں ہے:

"(ولا يجتمع قطع وضمان وترد العين لو قائما) معناه إذا قطع السارق وكانت السرقة قائمة في يده ترد على ---- في رواية أبي يوسف عن أبي حنيفة - رحمه الله - وهو المشهور وفي رواية الحسن عن أبي حنيفة - رحمه الله - يضمن وعن ابن سماعة عن محمد أنه يفتي بأداء القيمة لأنه أتلف مالا محظورا بغير حق ولا يحكم به لأنه يؤدي إلى إيجاب ما ينافي القطع[15]".

شراب نوشی

شراب پینا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں شراب پینے والے کے بارے میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، اور ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے دنیا میں شراب پی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت کی شراب سے محروم فرمائیں گے۔ ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ تاہم جو مسلمان شراب کا عادی گناہ گار ہو، یا شراب کے نشے میں اس کا انتقال ہو جائے تو مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، عام مسلمان اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلیں، علماءِ کرام اور مقتدا لوگ عبرت کے لیے اس کا جنازہ نہ پڑھیں تو اجازت ہو گی۔ تاہم شراب کو بطور نشہ کے لیے استعمال کرتے ہیں جو اگرچہ ناجائز حرام اور گناہ ہے، لیکن کوئی بھی شخص اس سے اپنی زندگی ختم کرنے کے لیے نہیں پیتا بلکہ نشہ کے لیے پیتا ہے اور وہی کبھی جان لیوا ثابت ہو جاتی ہے، لہذا اس کو خودکشی نہیں طبعی موت ہی کہا جائے گا۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[16]

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔[17]

حدیث شریف میں ہے:

"حدثنا وكيع بن الجراح، عن عبد العزيز بن عمر، عن أبي علقمة، مولاهم وعبد الرحمن بن عبد الله الغافقي، أنهما سمعا ابن عمر، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لعن الله الخمر، وشاربها، وساقيها، وبائعها، ومبتاعها، وعاصرها، ومعتصرها، وحاملها، والمحمولة إليه»."[18]

سنن ترمذی میں ہے:

"قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام، ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يشربها في الآخرة»."[19]

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع للكاساني میں ہے:

"وأما بيان من يصلى عليه فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرًا كان، أو كبيرًا، ذكراً كان، أو أنثى، حرًّا كان، أو عبدًا إلا البغاة وقطاع الطريق، ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: «صلوا على كل بر وفاجر» وقوله: «للمسلم على المسلم ست حقوق» ۔۔۔۔۔۔ حالهم مخصوصون لما ذكرنا[20]".

نئی نسل منشیات کے حصار میں

نئی نسل کسی بھی ملک کی معاشی، تعلیمی، اقتصادی اور سماجی فلاح و بہبود و ترقی میں ریڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جوانی وہ عرصہ ٔحیات ہے؛ جس میں اِنسان کے قویٰ مضبوط اور حوصلے بُلند ہوتے ہیں۔ ایک باہمت جوان پہاڑوں سے ٹکرانے، طوفانوں کا رخ موڑنے اور آندھیوں سے مقابلہ کرنے کا عزم رکھتا ہے؛ اسی لیے شاعر اسلام علامہ اقبال سمیت متعدد شعرا نے نئی نسل کو اپنی توقعات کا محور بنایا ہے اور براہ راست ان سے خطاب کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا ہے۔ ایک موقع پر اقبال مرحوم اپنے رب سے یوں دعا کرتے ہیں۔#

جوانوں کو مری آہ سحر دے　　پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے

خدایا آرزو میری یہی ہے　　میر انورِ بصیرت عام کر دے

ہم اگر ماضی پر نظر دوڑائیں تو اندازہ ہوگا کہ ایک زمانہ تھا جب اسکولوں، کالجوں میں کھیل کے میدان ہوتے تھے، جہاں کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے جاتے تھے، اس میں ہر طبقے کے بچّے شامل ہوتے تھے، ان کھیلوں کے ذریعے صبر و برداشت، دوڑ دھوپ اور مقابلہ کرنے کے جذبات پیدا ہوتے تھے؛ مگر افسوس کہ آج ہمارے نوجوان جہد و عمل سے کوسوں دور انٹرنیٹ اور منشیات کے خوف ناک حصار میں جکڑے ہوئے ہیں، انھیں اپنے تابناک مستقبل کی کوئی فکر نہیں، وہ اپنی متاع حیات سے بے پرواہ ہو کر تیز گامی کے ساتھ نشہ جیسے زہر ہلاہل کو قند سمجھ رہے ہیں اور ہلاکت و بربادی کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ اب تو سگریٹ و شراب نوشی کی وجہ مجبوری یا ڈپریشن نہیں ہے؛ بل کہ ہم عصروں اور دوستوں کو دیکھ کر دل میں انگڑائی لینے والا جذبہ ٔشوق ہے، جو نوجوانوں کو تباہ و برباد، ان کے زندگی کو تاریک و اندھیر اور ان کی جوانی کو بہ تدریج کھوکھلا کرتا جا رہا ہے۔

دوسروں کی دیکھا دیکھی ایک دو بار نشہ استعمال کرنے والا فرد کچھ عرصے بعد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اسے نشہ ہر حال میں استعمال کرنا ہے پھر وہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اس کی تلاش، خرید اور استعمال میں

صرف کر دیتا ہے اور چاہ کر بھی اس عمل کو روک نہیں سکتا چاہے اس کی زندگی کے اہم معاملات (خاندان، اسکول، کام) بھی اس کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہوں۔ الا ماشاءاللہ

اسباب ووجوہات

بوڑھوں اور عمر رسیدہ افراد میں منشیات استعمال کرنے کی وجہ جو ہو سو ہو؛ مگر اکثر بچے اور نوجوان، والدین کی غفلت اور ان کے سرد رویے کی وجہ سے نشے کی لت کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ تو غلط صحبت کا اثر انھیں لے ڈوبتا ہے۔ کبھی کبھی مسائل سے چشم پوشی اور حقیقت سے فرار حاصل کرنے کے لیے بھی نشہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نوجوان نسل فیشن کے طور پر سگریٹ نوشی یا دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کرتی ہے۔

ہمارے معاشرہ میں منشیات اور دیگر فواحش کے فروغ کی بنیادی وجہ مغرب کی اندھی نقالی اور غلامی کا مزاج ہے، اسلام کا مکمل علم نہ ہونے، اپنی دینی تعلیمات پر بصیرت واعتماد نہ ہونے اور روح کے بجائے مادے کو ترجیح دینے کے مزاج کی وجہ سے امت کی اکثریت مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب اور منکرات سے لبریز کلچر کی اندھا دھند نقالی اور غلامی کر رہی ہے۔ اسی مغرب پرستی نے ہمارے سماج میں دیگر لعنتوں کے ساتھ منشیات کی لعنت کو بھی پروان چڑھایا ہے، اور یہ خمار اس وقت تک نہیں اترے گا جب تک نقالی اور غلامی کا مزاج ختم نہ ہو جائے۔

شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کی بہتات کا ایک سبب ٹی وی پر دکھائے جانے والے مخرب اخلاق پروگرام اور فواحش ومنکرات پر مبنی فلمیں ہیں۔ شراب نوشی اور کسی نہ کسی شکل میں نشہ خوری کے مناظر تمام فلموں میں پائے جاتے ہیں، یہی چیز نوجوانوں میں منشیات کی لت پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

منشیات کا استعمال شریعت مطہرہ کی نظر میں

انسانی زندگی اللہ تعالی کا عطیہ اور اس کی گراں قدر نعمت ہے جس کی قیمت ہر فرد بشر پر عیاں ہے اور اس کی حفاظت ہر ہوش مند آدمی پر واجب ہے، اگر وہ اس کی ناقدری کرتے ہوئے اسے ضائع کرتا ہے یا اس کی حفاظت سے روگردانی کرتا ہے تو یہ اس نعمت کے ساتھ ناانصافی اور اللہ تعالی سے بغاوت کے مرادف ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ اس کے زیاں پر وعید شدید سنائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالی تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے

کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔(النساء)ایک اور مقام پر فرمان الٰہی ہے: اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔(البقرۃ)اسی طرح منشیات کی قباحت پر یہ آیت نص صریح کی حیثیت رکھتی ہے: اے ایمان والوں بلاشبہ شراب اور جوا، بت اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاجاؤ۔(مائدۃ)

قرآنی آیات کے بعد منشیات کی حرمت کے سلسلہ میں ایک نظر نبوی تعلیمات پر بھی ڈالتے چلیں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ... نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر (شرب) ہے اور ہر قسم کی خمر حرام ہے۔(مسلم شریف)اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت ہے کہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔(ترمذی شریف)اس سلسلہ میں رسول اللہ... نے ایک واقعہ بھی بیان فرمایا کہ ایک خوبصورت عورت نے اپنے پاس شراب رکھی اور ایک بچہ کو رکھا اور ایک شخص کو مجبور کیا کہ وہ تین میں سے کم از کم ایک برائی ضرور کرے، یا تو وہ اس عورت کے ساتھ بدکاری کرے، یا اس بچہ کو قتل کردے، یا شراب پیئے، اس شخص نے سوچا کہ شراب پینا ان تینوں میں کمتر ہے؛ چنانچہ اس نے شراب پی لی؛ لیکن اس شراب نے بالآخر یہ دونوں گناہ بھی اس سے کرالیے۔(نسائی)

ابن باز رحمہ اللہ لکھتے ہیں: سگریٹ نوشی حرام ہے کیوں کہ یہ گندی چیز ہے اور بہت سے نقصانات پر مشتمل ہے اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے کھانے پینے کی چیزوں میں سے پاکیزہ چیزیں ان پر حلال ومباح کی ہیں اور گندی چیزوں کو حرام کیا ہے اور تمباکو اپنی تمام قسموں سمیت پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں بلکہ گندی چیزوں میں سے ہے، اسی طرح تمام نشہ آور چیزیں بھی گندی چیزوں سے ہیں؛ اس لیے تمباکو نہ پینا جائز ہے نہ اس کی تجارت جائز ہے، جیسا کہ شراب کی صورت ہے؛ لہٰذا جو شخص سگریٹ پیتا ہے اور اس کی تجارت کرتا ہے اسے جلد ہی اللہ تعالی کے حضور رجوع اور توبہ کرنا، گذشتہ فعل پر نادم ہونا اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا چاہیے، اور جو شخص سچے دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اے ایمان والو! سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو؛ تاکہ تم فلاح پاؤ!۔

اس کے علاوہ سگریٹ نوشی اور دیگر نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت میں استعمال شدہ دولت بھی اسراف وتبذیر کے زمرے میں آتی ہے؛ چناں چہ اللہ پاک فرماتے ہیں: بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے(بنی اسرائیل)،اسی طرح حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ہٹیں گے حتی کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا جاوے گا؛اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی اور اس کی جوانی کے متعلق کہ کاہے میں گزاری اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو جانا اس پر عمل کیا؟

مختصر یہ کہ نشہ کا استعمال جسمانی اعتبار سے بھی مضر ہے،مالی ومعاشی حیثیت سے بھی تباہ کن ہے،اور سماجی و اخلاقی نقطۂ نظر سے بھی سم قاتل ہے۔

منشیات کے طبّی نقصانات

نیوزی لینڈ میں ہونے والی ایک تحقیق کے دوران سر درد اور سگریٹ نوشی کے عمل کے درمیان گہرا تعلق دیکھا گیا ہے،ماہرین نے اپنی تحقیق میں (980) مردوں اور عورتوں کو شامل کیا جنھوں نے بتایا کہ انھیں (11) سے (13) سال کی عمر میں سر درد شروع ہوا اور وہ اسی عمر سے سگریٹ نوشی بھی کر رہے ہیں۔ گزشتہ 15 سال سے سگریٹ نوشی کرنے والے ایک گروپ میں شامل افراد نے کہا کہ انھیں علم ہے کہ جب وہ زیادہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں تو سر درد بڑھ جاتا ہے۔مذکورہ تحقیق سے یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ یہ اشیاء انسان کے لیے سمِّ قاتل ہیں،اگر کوئی شخص ان کے نقصانات کو جانتے ہوئے ان کا استعمال کرتا ہے تو یہ خودکشی کے زمرے میں آتا ہے،اور خودکشی کی جو سزا شریعت میں متعین کی گئی ہے وہ ہر مسلمان جانتا ہے۔

اس مناسبت سے منشیات کے کچھ طبّی نقصانات بھی ذیل میں مذکور ہیں:

۱ -ان کے استعمال سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔

۲ -ماہرین کے نزدیک تمباکو وغیرہ میں بے حد زہریلے اجزاء نکوٹین،فیر فورال،پاسٹریڈن وغیرہ ہوتے ہیں۔یہ زہریلے اجزا انسانی جسم پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور فاسد مادے پیدا کرتے ہیں ان کے استعمال سے خون کا رنگ متاثر ہوتا ہے،خون زردی مائل اور پتلا ہو جاتا ہے۔

۳ -اس سے عضلات کمزور اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

۴ -منشیات کے زیادہ استعمال سے جسم کے افعال میں بے ترتیبی پیدا ہوتی ہے، معمولی محنت سے انسان کی سانس پھولنے لگتی ہے اس سے دل کا دس فیصدی کام بڑھ جاتا ہے اور انسان کی عمر دس فی صد کم ہو جاتی ہے۔

۵ -ان سے پھیپھڑوں کے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں انسان کے سونگھنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

٦ -ان کے استعمال سے معدہ آنتوں کی اندرونی سطح پر ایک قسم کا چپک دار مادہ جمع ہو جاتا ہے جو ان کی ساخت کو متاثر کرتا ہے اس سے معدہ خراب اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔

٧ -تمباکو، سگریٹ، نسوار وغیرہ مسلسل لگاتار استعمال کرنے سے یہ سرطان کا باعث بنتے ہیں؛ بل کہ کینسر کی سترہ اقسام ہیں جن کی وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔اِن میں منہ، جلد، گلے، سینے، پھیپھڑے، معدے، مثانہ وغیرہ کا کینسر شامل ہے۔

٨ -ان کے استعمال سے بصارت وبینائی کم ہو جاتی ہے۔

٩ -ان کے استعمال سے انسان کے اندر چڑچڑاپن، غصہ، سستی، ضد، ڈر، خوف اور بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔

١٠ -ان کا استعمال رعشہ، نزلہ، زکام کا بہت بڑا سبب ہے۔

خلاصہ کلام

دراصل افراد معاشرے کا سرمایہ ہیں، فرد کا زیاں خاندان اور سماج کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ آج بحیثیت انسان اور مسلمان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم معصوم بچوں اور نوجوان نسل کو نشے کی لعنت سے بچائیں۔ تمام مذہبی ادارے، اسکول وکالج، سماج سدھار تنظیمیں، NGOاور حکومتی سطح پر بھی یہ کام سرانجام دیا جانا چاہیے، یہ برائی ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہی ہی اور ہمیں معاشرے کو اس برائی سے بچانا ہے۔ آج یہ کام ہمارے لیے فرض عین کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اس کے لیے ہم سب کو متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم پر آنا ہو گا؛تاکہ معاشرے کو اس لعنت سے پاک کر سکیں۔

یاد رہے کہ جب تک منشیات کے استعمال کے کورواج اور بڑھاوا دینے والے اسباب ومحرکات کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا، اس کے سدباب کی سنجیدہ کوشش نہیں کی جائے گی اس وقت تک اس مسئلے کو کنڑول نہیں کیا جاسکتا اور جب تک زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے ذمہ داران بالخصوص علمائے کرام

وغیرہم منبر و محراب سے منشیات کی روک تھام کے لیے سنجیدہ کردار ادا نہیں کریں گے اس وقت تک اس سنگین صورت حال پر قابو پانا مشکل ہے۔

یہ کس درجہ افسوس ناک بات ہے کہ سگریٹ سازی کی صنعت کو باقاعدہ قانونی حیثیت حاصل ہے؛لیکن یہ کس قدر مضحکہ خیز امر ہے کہ سگریٹ کی ڈبیہ پر ''خبردار! تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے'' جیسا وعظ رقم کیا جاتا ہے؛ لیکن اس سگریٹ سازی کی صنعت کو روکنے یا اس کی خرید وفروخت کے حوالے سے کسی قسم کی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔

اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمباکو نوشی، شراب نوشی، گانجے اور چرس کے خلاف صرف ایک دن نہیں؛ بلکہ برس کے بارہ مہینے مہم چلائی جائے اور تمام طبقات بالخصوص میڈیا اور منبر و محراب منشیات کے سد باب کے حوالے سے اپنا کردار ادا کریں۔[21]

شراب نوشی

شراب نوشی ایسی بیماری ہے جو گھروں کا چین و سکون اور خیر و برکت ختم کر دیتی ہے۔ایک طرح سے یہ تمام بیماریوں کی ماں بھی ہے؛ شرابی نشے کی حالت میں وہ گندے گھنونے کام کر جاتا ہے جس کے بارے میں سوچنے سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔

شراب اور شرابی کے متعلق کچھ سوالات مندرجہ ذیل ہیں

1 کیا شرابی کو جوتے سے مار سکتے ہیں؟

2 کیا شرابی کو چھڑی سے مار سکتے ہیں؟

3 کیا شرابی کو کوڑوں سے مار سکتے ہیں؟

4 کیا شرابی کو سب لوگ مل کر ماریں؟

5 کیا شرابی کی توبہ قبول ہو گی؟

6 کیا شراب کے برتن کو توڑنا ثواب ہے؟

7 کیا شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت وہ مسلمان نہیں رہتا؟

8 کیا شرابی کو درخت کی ٹہنیوں سے مارنا ثواب کا کام ہے؟

9 کیا شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے؟

10 کیا ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے؟

11 جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اسی حالت میں مر گیا تو۔۔۔؟

12 شراب؛ جوا وغیرہ کیا یہ شیطان کے گندے کام ہیں؟

13 وہ کونسے دس لوگ ہیں جن پر شراب کی وجہ سے لعنت ہوتی ہے؟

14 کیا شرابی کی سزا چالیس جوتے مارنا ہے؟

15 شرابی کو کب قتل کرنے کا حکم ہے؟

16 انسان جب شراب پیتا ہے تو اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں ہوتی؟

17 کیا زلزلے آنا صورتیں تبدیل ہونا وغیرہ شراب پینے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے؟

18 کیا جو شراب بیچے اسکو سور کا گوشت بھی کاٹنا چاہیے؟

19 کیا شراب کا نام بدلنے سے حلال ہو سکتی ہے؟

20 کیا جس نے شراب پی اس نے کفر کیا؟

21 کیا شراب ہر بیماری کی جڑ ہے؟

22 وہ کونسا شرابی ہے جو جنت میں کبھی نہیں جائے گا

23 کھلے عام شراب پینا قیامت کی نشانی ہے؟

24 کیا شراب کی تجارت کرنا حرام ہے؟

25 کیا جو شخص شراب بیچے اس کے لیے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اللہ تعالی اسے تباہ و برباد کرے؟

26 اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پی ہوتی تو امت گمراہ ہو جاتی ایسا بولنا کیسا ہے؟

27 شراب پینا کیسا ہے شرابی کا انجام کیا ہوگا؟ وغیرہ وغیرہ

شراب سے متعلق چند آیات قرآنیہ اور 40 حدیثیں مبارکہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ وَ یَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَہُوۡنَ [22]

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے،

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَا ذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ [23]

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا،

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَیۡسِرُ وَ الۡاَنۡصَابُ وَ الۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ [24].

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ،

الانتباء:

عقلی اعتبار سے شراب کے نقصانات کم نہیں۔اس سے مال کا نقصان ہے، ہوش و خرد رخصت ہونے سے انسان اپنی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے، ذلت و بے عزتی الگ ہاتھ آتی ہے۔وہ افراد جو دنیادار ہیں وہ بھی غور کریں تو شراب میں کوئی دنیوی فائدہ نہیں پائیں گے۔اللہ کریم کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (ہار جیت کے تیر) ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے، شراب اور جوئے میں اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔" (سورۂ مائدہ: آیت ۹۰؛ ترجمہ کنزالایمان) آیت کریمہ کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں: اس آیت میں شراب کی حرمت پر دس دلیلیں ہیں: (۱) شراب کا ذکر جوئے بت اور جوئے کے تیروں کے ساتھ کیا ہے اور یہ سب حرام ہیں۔(۲) شراب کو ناپاک فرمایا اور ناپاک چیز حرام ہوتی ہے۔(۳) شراب کو عملِ شیطان فرمایا، اور شیطانی عمل حرام

ہے۔(۴) شراب سے بچنے کا حکم دیا، اور جس سے بچنا فرض ہو اس کا ارتکاب حرام ہوتا ہے۔(۵) فلاح (کام یابی) کو شراب سے اجتناب (بچنے) پر معلق کیا، اس لیے اجتناب فرض اور ارتکاب حرام ہوا۔(٦) شراب کے سبب سے شیطان آپس میں عداوت میں ڈالتا ہے۔ اور عداوت حرام ہے اور جو حرام کا سبب ہو وہ بھی حرام ہے۔(۷) شراب کے سبب سے شیطان بغض ڈالتا ہے اور بغض حرام ہے۔(۸) شراب کے سبب شیطان؛ اللہ کے ذکر سے روکتا ہے اور اللہ کے ذکر سے روکنا حرام ہے۔(۹) شراب کے سبب شیطان نماز سے روکتا ہے اور جو نماز سے رکاوٹ کا سبب ہو اس کا ارتکاب حرام۔(۱۰) اللہ تعالیٰ نے صیغۂ استفہام کے ساتھ نہی بلیغ کرتے ہوئے فرمایا فَهَل اَنْتُمْ مُنْتَهُوْن تو کیا تم باز آنے والے ہو، اور نہی بلیغ سے بھی حرمت کا پتا چلتا ہے۔ شراب بُرائیوں کی جڑ اور بہت سے مسائل کا سبب ہے

شان نزول: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام کو دعوت دی اور کھانا کھلانے کے بعد شراب پیش کی تو سب نے شراب پی اور سب کو نشہ آ گیا اسی دوران مغرب کا وقت ہو گیا تو سب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آگے بڑھایا اور انھوں نے قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی تلاوت کی اور اس سورت میں جتنی جگہ [لا] کا ذکر تھا اس کو حذف کر دیا، جس کی وجہ سے معنی بالکل بدل گئے، یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو یہ آیت: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی الخ نازل ہوئی۔

شراب سے متعلق چند حدیثیں

، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا[25].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ[26].

جب سورۃ البقرہ کی سود سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور ان آیات کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے

قَالَ : أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يَقُولُ : بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا ، فَقَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ ، فَجَمَلُوهَا ، فَبَاعُوهَا[27].

عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر دے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے کہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ[28].

جب سورۃ البقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری حرام قرار دی گئی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي ، أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا ، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا سورة المائدة آية 93 الْآيَةَ[29].

میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں کھجور ہی کی شراب پیا کرتے تھے۔ (پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی اتری) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا (یہ سنتے ہی) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باہر لے جا کر اس شراب کو بہا دے۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر ساری شراب بہادی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی، تو بعض لوگوں نے کہا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیئے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی «ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا» ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ جو پہلے کھا چکے ہیں (آخر آیت تک)۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ ، وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ[30]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا۔ شراب خور مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا۔ چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو، سعید اور ابو سلمہ کی بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت ہے۔ البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَقُولُ : اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ، ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ : مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ ، قَالَ : لَيْسَ هَذَا فِيهِ[31].

کچھ صحابہ نے جنگ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی (راوی حدیث) سے پوچھا گیا کیا اسی دن کے آخری حصے میں (ان کی شہادت ہوئی) تھی جس دن انہوں نے شراب پی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ ، فَقَالَ : اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ ، فَقِيلَ : أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ[32].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوہ میں سے ہوں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا' وہ میانہ قد اور نہایت سرخ وسفید رنگ والے تھے۔ ایسے تروتازہ اور پاک وصاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں ابراہیم علیہ السلام سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے

میں شراب تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے۔ میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے پی گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ[33].

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید وفروخت مطلق حرام قرار دے دی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ ، وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ ، مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ[34].

جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی۔ لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا (بہر حال وہ بھی حرام قرار پائی)۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ : مِنَ الْعِنَبِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ[35].

میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے۔ اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے اور شراب ہر وہ پینے کی چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ[36].»

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس نے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا ، لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي ، قَالَ : مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَيَقِلَّ الْعِلْمُ ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا ، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ[37].

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی جو تم سے اب میرے سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا(کیونکہ اب میرے سوا کوئی صحابی زندہ موجود نہیں رہا ہے)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت غالب ہو جائے گی اور علم کم ہو جائے گا، زناکاری بڑھ جائے گی، شراب کثرت سے پی جانے لگے گی، عورتیں بہت ہو جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک ہی مرد رہ جائے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، إِنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : ، وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، ثُمَّ يَقُولُ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ[38].

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب وہ شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں امور مذکورہ کے ساتھ اتنا اور زیادہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھاڑے) اگر کسی بڑی پونجی پر اس طور ڈاکہ ڈالتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں تو وہ مومن رہتے ہوئے یہ لوٹ مار نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ[39].

جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ ، وَأَبَا طَلْحَةَ ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ ، فَجَاءَهُمْ آتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا ، فَأَهْرَقْتُهَا[40].

میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور سے تیار کی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ ایک

آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس اٹھو اور شراب کو بہادو چنانچہ میں نے اسے بہادیا۔ یہ حدیث صحیح ہے

خلاصہ: نتیجہ(Academic Conclusion)

اس تحقیقی مطالعے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اسلامی معاشروں میں مفتیانِ کرام اور دینی ادارے صرف مذہبی تعلیم تک محدود نہیں رہتے بلکہ معاشرتی اصلاح اور جرائم کی روک تھام میں بھی ایک مؤثر اور فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ خیبر پختونخوا جیسے معاشرے میں جہاں مذہبی اقدار، قبائلی روایات اور سماجی نظم وضبط کا گہرا تعلق دینی رہنمائی سے ہے، وہاں علماء اور مفتیانِ کرام کی آراء، فتاویٰ اور اصلاحی خطابات عوامی رویوں پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

تحقیق کے دوران ضلع بنوں، مردان، چارسدہ اور صوابی کے مختلف دارالافتاؤں اور دینی مدارس کا جائزہ لیا گیا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ ان اداروں کے مفتیانِ کرام نے چوری، ڈاکہ، شراب نوشی اور منشیات جیسے معاشرتی جرائم کے خلاف شعور بیدار کرنے میں قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ بالخصوص ضلع بنوں کے مدرسہ عربیہ معراج العلوم، جامعہ المرکز الاسلامی اور جامعہ تحسین القرآن، ضلع مردان کے دارالعلوم جمہوریہ عربیہ اسلامیہ مردان اور دارالعلوم شیر گڑھ مردان، ضلع چارسدہ کے دارالعلوم چارسدہ اور دارالعلوم حقانیہ تنگی چارسدہ اور ضلع صوابی کے دارالعلوم مجددیہ نے زبانی وعظ و نصیحت، جمعہ خطبات، دینی دروس اور تحریری فتاویٰ کے ذریعے معاشرے میں اصلاحی کردار ادا کیا ہے۔

ان دارالافتاؤں کی جانب سے جاری کردہ فتاویٰ نہ صرف شرعی رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ عوام کو اخلاقی ذمہ داری، سماجی نظم وضبط اور قانون کی پابندی کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں۔اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دینی مدارس اور دارالافتاء معاشرتی جرائم کے سدباب میں ایک اہم سماجی ادارے کے طور پر کردار ادا کر رہے ہیں۔اگر ان اداروں کی رہنمائی کو حکومتی اور سماجی سطح پر مؤثر انداز میں بروئے کار لایا جائے تو معاشرے میں امن وامان کے قیام اور جرائم کے خاتمے میں مزید مثبت نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

تجاویز(Recommendations)

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

1. **دینی مدارس اور سرکاری اداروں کے درمیان تعاون**

حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چاہیے کہ وہ دینی مدارس اور دارالافتاؤں کے ساتھ باہمی تعاون کو فروغ دیں تاکہ جرائم کی روک تھام کے لیے مشترکہ حکمت عملی اختیار کی جاسکے۔

2. **اصلاحی خطبات اور عوامی آگاہی پروگرام**

مساجد اور مدارس کے ذریعے باقاعدہ اصلاحی خطبات، سیمینارز اور عوامی آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں جن میں چوری، ڈاکہ، منشیات اور شراب نوشی کے نقصانات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اجاگر کیا جائے۔

3. **تحریری فتاویٰ کی اشاعت:** دارالافتاؤں کی جانب سے جاری ہونے والے فتاویٰ کو کتابی شکل یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے عام کیا جائے تاکہ عوام کو ان جرائم کے بارے میں شرعی موقف سے آگاہی حاصل ہوسکے۔

4. **نوجوانوں کی اخلاقی تربیت:** مدارس اور تعلیمی اداروں میں نوجوانوں کی اخلاقی و دینی تربیت کے لیے خصوصی پروگرام متعارف کرائے جائیں تاکہ وہ جرائم سے دور رہیں اور معاشرے کے مثبت شہری بن سکیں۔

5. **مزید تحقیقی مطالعے کی ضرورت:** مستقبل میں دیگر اضلاع اور صوبوں میں بھی مفتیانِ کرام کے کردار پر مزید تحقیقی مطالعات کیے جائیں تاکہ اس موضوع کو زیادہ جامع انداز میں سمجھا جاسکے۔

6. **میڈیا کا مثبت استعمال:** علماء اور مفتیانِ کرام کو چاہیے کہ وہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اصلاحی پیغام عام کریں تاکہ معاشرے کے زیادہ سے زیادہ افراد تک دینی رہنمائی پہنچ سکے۔

الحواشی

---

[1]رد المحتار- (ج 14 / ص 496):

[2]رد المحتار- (ج 14 / ص 497):

[3]۔(ابوداؤد، کتاب السنّة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، ۴ / ۲۹۳، الحدیث: ۴۶۹۰)

[4](مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار۔۔۔ الخ، ص۶۸، الحدیث: ۱۷۱(۱۰۷))

[5]۔(مسند امام احمد، مسند الانصار، ، ۹ / ۲۲۶، الحدیث: ۲۳۹۱۵)

[6]۔(مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث میمونة بنت الحارث الہلالیّة زوج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم، ۱۰ / ۲۴۶، الحدیث: ۲۶۸۹۴)

[7]۔(بخاری، کتاب الجنائز، ۹۳-باب، ۱ / ۴۶۷، الحدیث: ۱۳۸۶)

[8](بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءة فلیصم، ۳ / ۴۲۲، الحدیث: ۵۰۶۶)

[9](جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة، ٣ / ٤٦، الحديث: ٢٠١)

[10](مسند امام احمد، مسند الانصار، حديث ابى امامة الباہلى۔۔ الخ، ٨ / ٢٨٥، الحديث: ٢٢٢٧٤)

[11](٦٩٥/٧، ط: اردو لغت بورڈ کراچی)

[12]فتاوى شامى ،)".كتاب السرقة، ٤/ ٨٢، ط: سعيد)

[13]الفقه الاسلامى وادلته ،الباب الأول: الحدود الشريعة، حد السرقة، ٧/ ٥٤٢٩، ط: دارالفكر(

[14]بدائع الصنائع ,كتاب السرقة، فصل في حكم السرقة، ٧/ ٨٤-٨٩، ط: دارالكتب العلمية(

[15]تبيين الحقائق ,(كتاب السرقة،، ٣/ ٢٣١، ط: دار الكتاب الإسلامي)

[16][المائدة: 90]

[17](بيان القرآن، سورة المائده ج: 3، صفحه: 57، ط: مكتبة الحسن لاہور

[18](سنن أبي داود، باب العنبج:3،صفحه:326، رقم الحديث: 3674،ط:المكتبة العصرية،صيدا - بيروت)

[19](سنن الترمذي، باب ما جاء في شارب الخمر، ج: 1، 290،رقم الحديث: 1861، ط: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر)

[20]بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع للكاساني, كتاب الصلاة، فصل بيان فريضة صلاة الجنازة وكيفية فرضيتها، ج: 1، صفحه: 311، ط: دار الكتب العلمية(

[2121](دارالعلوم ، شماره :12، جلد:105، ربيع الثانى – جمادِى الاول 1443ھ مطابق دسمبر 2021ء)

[22]سورة المائدة – آيت 91

[23]سور بقره- آيت 219

[24]﴿٩٠﴾سورة المائده- آيت 90

[25]بخارى شريف رقم حديث 80

[26]بخارى شريف رقم حديث 459

[27]بخارى شريف رقم حديث 2223)

[28]بخارى شريف رقم حديث 2226

[29]بخارى شريف رقم حديث 2464

[30]بخارى شريف رقم حديث 2475

[31](بخارى شريف رقم حديث 2815)

[32](بخارى شريف رقم حديث 3394)

[33](بخارى شريفرقم حديث 4296)

[34](بخارى شريف رقم حديث 4616)

[35](بخارى شريف رقم حديث 4619)

[36]۔ (بخارى شريف رقم حديث 5575)

[37](بخاری شریف رقم حدیث 5577)

[38](بخاری شریف رقم حدیث 5578)

[39](بخاری شریف رقم حدیث 5579)

[40]-(بخاری شریف رقم حدیث 5582)

Rad-ul-Muhtar – (Jild 14 / Safha 496)
Rad-ul-Muhtar – (Jild 14 / Safha 497)
Abu Dawood,Kitab al-Sunnah,Bab al-Daleel'ala Ziyadat al-Iman wa Nuqsanih,4/293,Hadith: 4690)
(Muslim, Kitab al-Iman, Bab Bayan Ghilz Tahrim Isbal al-Izar wal-Mann bil-Atiyyah…, Safha 68, Hadith: 172 (107))
(Musnad Imam Ahmad, Musnad al-Ansar, Baqiyyat Hadith al-Miqdad bin al-Aswad RA, 9 / 226, Hadith: 23915)
(Musnad Imam Ahmad, Musnad al-Ansar, Hadith Maymuna bint al-Harith al-Hilaliyya Zauj al-Nabi 246 / 10 ,ﷺ, Hadith: 26894)
(Bukhari, Kitab al-Janaiz, Bab 93, 1 / 467, Hadith: 1386)
(Bukhari, Kitab al-Nikah, Bab Man Lam Yastati' al-Ba'ah Falyasum, 3 / 422, Hadith: 5066)
(Jam' al-Jawami', Qism al-Aqwal, Harf al-Hamza, 3 / 46, Hadith: 7201)
(Musnad Imam Ahmad, Musnad al-Ansar,Hadith Abi Umamah al-Bahili,8/285, Hadith: 22274)
(7 / 695, Taba': Urdu Lughat Board Karachi)
Fatawa Shami – (Kitab al-Sariqa, 4 / 82, Taba': Saeed)
Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu – (Qism al-Khams, Bab al-Awwal: Hudood al-Shari'ah, Fasl Salis: Hadd al-Sariqa, 7 / 5429, Taba': Dar al-Fikr)
Bada'i al-Sanai' – (Kitab al-Sariqa, Fasl fi Hukm al-Sariqa, 7 / 84-89, Taba': Dar al-Kutub al-Ilmiyyah)
Tabyin al-Haqaiq – (Kitab al-Sariqa, Fasl fi Kayfiyat al-Qat' wa Ithbatih, 3 / 231, Taba': Dar al-Kitab al-Islami)
(Surah al-Ma'idah: 90)
(Bayan al-Quran, Surah al-Ma'idah, Jild 3, Safha 57, Taba': Maktabat al-Hasan Lahore)
(Sunan Abi Dawood, Bab al-'Inab Yu'sar lil-Khamr, Jild 3, Safha 326, Hadith: 3674, Taba': Al-Maktabah al-'Asriyyah, Saida – Beirut)
(Sunan al-Tirmidhi, Bab ma Ja'a fi Sharib al-Khamr, Jild 1, Safha 290, Hadith: 1861, Taba': Sharikat Maktabah wa Matba' Mustafa al-Babi al-Halabi – Misr)
Bada'i al-Sanai' fi Tartib al-Shara'i' lil-Kasani – (Kitab al-Salat, Fasl Bayan Farziyat Salat al-Janazah wa Kayfiyat Farziyyatiha, Jild 1, Safha 311, Taba': Dar al-Kutub al-Ilmiyyah)
(Darul Uloom, Shumara 12, Jild 105, Rabi' al-Thani – Jumada al-Ula 1443H, Mutabiq December 2021)
Surah al-Ma'idah – Ayat 91
Surah al-Baqarah – Ayat 219
Surah al-Ma'idah – Ayat 90
Bukhari Sharif – Hadith No. 80
Bukhari Sharif – Hadith No. 459
Bukhari Sharif – Hadith No. 2223
Bukhari Sharif – Hadith No. 2226

Bukhari Sharif – Hadith No. 2464
Bukhari Sharif – Hadith No. 2475
Bukhari Sharif – Hadith No. 2815
Bukhari Sharif – Hadith No. 3394
Bukhari Sharif – Hadith No. 4296
Bukhari Sharif – Hadith No. 4616
Bukhari Sharif – Hadith No. 4619
Bukhari Sharif – Hadith No. 5575
Bukhari Sharif – Hadith No. 5577
Bukhari Sharif – Hadith No. 5578
Bukhari Sharif – Hadith No. 5579
Bukhari Sharif – Hadith No. 5582